هو الغفور الرحیم

الانسان مرکب من الخطاء والنسیان

الحمد لله والمنه که درین زمان بهار اقتران رساله

انتخاب نقص

نتیجه طبع دقیق سر آمد محققان سخندان سحر طراز نکته
سنجان معجز بیان ماهر اصناف رموز کلام نقص
شناس افکار و اقلام شیوه آموز سخندانی
چمن پیرای الفاظ و معانی جناب مولوی
ابو محمد عبد الغفور خان صاحب
بهادر متخلص
به نسّاخ

بحسن تسطیر و زیبا تحریر بتصحیح تام باوان سر انجام

در مطبع نظامی واقع کانپور طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا تعالیٰ و نعتِ خاتم المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ الاطہار و اصحابہ الکبار
ہیچ میرز سراپا قصور ابو محمد عبد الغفور متخلص نساخ ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر شہر ڈھاکہ
ابن قاضی فقیر محمد مولف نسخہ جامع التواریخ وکیل عدالتِ دیوانی صدر کلکتہ ابن قاضی محمد رضا ابن
قاضی محمد شفیع ابن قاضی عبد الشکور ابن قاضی محمد اشرف ابن قاضی عبد الوہاب ابن قاضی عبد الرسول
ابن شاہ عین الدین محمد ابن شاہ بدیع الدین احمد ابن شاہ احمد ابن محمد قاسم ابن ابو عبد اللہ حسین ابن
شمس الدین محمد ابن ابو اسمٰعیل نجم الدین ابن علی ابن عبد العزیز ابن محمود ابن محمد ابن عبد اللہ ابن ابو عبید
محمد ملقب بشرف المعالی عدۃ الدین معروف بہ ابن القیسرانی ابن نصر ابن صغیر ابن داغر ابن محمد
ابن خالد ابن نصر ابن داغر ابن عبد الرحمن ابن مہاجر ابن سیف اللہ خالد ابن ولید مخزومی رضی اللہ عنہ
ارباب فن و اصحاب شعور کی خدمت میں عرض سا ہے کہ ایک مدت دراز سے فصاحت و بلاغت
جناب مرزا سلامت علی دبیر و جناب میر ببر علی انیس کا شہرہ سنا جاتا تھا اور بزعم بعضے روئے زمین پر
کمال فضل میں کوئی انکا ہمسر نہ تھا اور بگمان بعضے اس [illegible] کی قلمرو ہندوستان تک ہی حد تھی
اور ایسے میں تو گویا سبکا اتفاق پایا کہ جناب شیخ امام بخش ناسخ و جناب خواجہ حیدر علی آتش انکے
برابر کچھ آبرو نہیں رکھتے تھے مگر یہ صرف عوام ہی کی زبان پر جاری دیکھا اور خواص کہ

[illegible] اور

سوا اسکے تیسرے شعر مین جو بیری ہمت سے عرض کرنا یعنی میری طرف سے عرض کرنے کے لکھا ہی یہ کسی فصیح کے کلام مین دیکھا نہین البتہ کا ہیون کا محاورہ ہی اور حرف ثانی لفظ عنقا کا متحرک نہین ہی جیسا کہ مرزا صاحب نے قیاس کرکے لکھا ہی بلکہ عنقا بروزن فعلا بالتسکین ہی۔

اول	۳۴۴	دلتنگ آخر ہو گیا مجھ دل ملول کا		سیدھا ہوا نہ ہاتھ جناب بتول کا
دوم	۲۳۶	قید ہوینگے سب عترت سلطان مدینہ		ظالم کے طمانچے ابھی کھائیگی سکینہ
دوم	۲۰۱	رو رو کے یہ کرتی تھی اشارے کوئی دکھیا		زینب کو اب ہم دیوینگے دو بیٹو کا پرسا

اول شعر مین ہو گیا کی ہا دوسرے شعر مین ہوینگے کی ہا اور تیسرے شعر مین ہم کی ہا تقطیع مین گرجاتی ہی حالانکہ ایسی ہا کا گرنا جائز نہین ہی ہاے مختفی کا گرنا البتہ نظم مین جائز ہی اور سوا اسکے دل ملول کا لفظ فارسی زبان مین آیا نہین۔

دوم	۲۱۲	تیر بھائی کے یئے تیغ جفا ہوتی ہی		کوئی نہین پوچھتا [illegible]

[illegible] شعر کے مصرع ثانی نے کوئی یا نہین کی لفظ کو تخفیف کر [illegible]

اور بوسیلہ دوسرے احباب کی جو مرزا صاحب سے کچھ مربیانہ صحبت [illegible]

بھی کوئی مرثیہ عنایت نکیا اور ہمیشہ لطائف الحیل اور وعدہ ہای بعیدہ ہی مین رکھا اب جو حسب
اتفاق کلام انکا طبع ہوا اور ہر جگہہ پونہچا راقم کے مطالعہ مین بھی آیا تو عجب طرحکا نہ ربط
وضبط پایا چسپانی معنی اور اسلوب ترکیب اور مراعات الفاظ ایک طرف بعض اشعار کے
وزن وقافیہ وردیف مین بھی فتور نظر آیا معلوم ہوا کہ ماہرین فن جو انکے کلام مین سلامتی مشعر
سے خاموش تھے بیجا تھا اور گاہ گاہ راقم کو جو شبہات سننے مین واقع ہوئے تھے اصل سے خالی
نتھے الحق اہل البیت ادری بما فیہ عوام نے جو علم [illegible] کا ان لوگون کے حوالہ کر دیا تھا یہ استعداد کا
قصور تھا کیونکہ شئی کے امتیاز کے واسطے کمال شئی کا حاصل ہونا ضرور ہی اور اسیطرح سے جو لوگ کہ
جناب مرزا دبیر کو جناب میر انیس پر ترجیح دیا کرتے تھے وہ امر بھی برخلاف معائنہ ہوا کہ مرزا
صاحب کے کلام مین بہت زیادتی سے نقصان دیکھا اور میر صاحب کے کلام مین اوس سے بہت کم خلل پایا
معتقد لوگ یہی جانینگے کہ کاتب کی غلطی ہی مگر یہ امر بعید از قیاس ہی ہر غلطی کا اسلوب جداگانہ
ہوا اور کہین کہین سے انکے مرثیون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا اور اوسمین نقصان نظر آئے جا بجا سے
ازین سبب امید ہی کہ بنظر انصاف سے ملاحظہ فرماوین اور اسکو عالم خطا بزرگان [illegible] تصور کرینگے

ہے یون شاہ کی اخبارِ مصیبت | جب ہوچکے ہفتاد و دو دن تہ تیغ حضرت

دوسرے اور تیسرے شعر مین ہینگے اور چوتھے شعر مین تھین کے لفظ جو واقع ہین مدت سے
متروک ہین اور فصحاے متاخرین نے اپنے کلام مین باندھنا موقوف کیا ہے اور اسکے سوا
دوسرے شعر مین یا ہینگی گھر مین یہ فقرہ زائد و مہمل ہے سواے حشو ہونے کے اور کچھہ نہین ہوسکتا

۴۴ | یہ آب دمِ تیغ نہ ٹھہرا کسی شی مین | نشتر کی طرح دوڑ گیا ہر رگ و پے مین

ہر رگ و پے مین دوڑ جانا نشتر کا کام نہین البتہ اثر کرنا ہوسکتا ہے ہان خون کا کام بیشک ہے
اگر یون لکھتے تو اچھا تھا بس خون کیطرح دوڑ گیا ہر رگ و پے مین +

اول | ۹۱ | وہ تیغین ذوالفقار کے فقرون مین آگئین
یکسر شکستِ فاش سرِ دست کھا گئین | جو ہر کی تنگ چشمی سے آنکھین چرا گئین
تھین آپ کم حیا کہ عرق مین نہا گئین

کم حیا ہو کر عرق مین نہانا کیا معنی کیونکہ عرق لازمۂ خجالت ہے اور خجالت اوسکو
حیا ہو لہذا اگر باحیا لکھتے تو معنی درست ہوتے لیکن یہ بھی اُستاد ہے

اول | ۵۵ | تھم نوحِ غریبان ہو ہر اک گھر کی دوا ہو | رو ۔۔۔ خے بہ

... بوسیلہ ... سے احبات ...
ہو گیا انہیں اس قاعدہ کا جاری کرنا جائز نہیں ہے

اول	۲۵۰	میراث یہ نانا کی ہے اور حرفہٴ نانا	اکثر پہ جو رہے [illegible]
اول	۱۶۰	پھوپھی سکینہ لاشِ چچا پر لب فرات	مجرے کو دوڑی ہے بچھڑ [illegible]
اول	۱۶۱	لوگو سنبھالو دخترِ شاہِ مدینہ کو	غش آ گیا ہے لاشِ چچا [illegible]
اول	۱۴۴	بازو پہ سجے جوہر والماسِ ضیا بار	اور اکہ ورِ نجف حیدر [illegible]
دوم	۲۰	ہند آئی جو یہاں عقد شوہر جن و بشر میں	بچھی صفِ ماتم پسرِ ہند کے گھر میں

پہلے شعر میں حرفہٴ نانا اور دوسرے اور تیسرے شعر میں لاشِ چچا اور چوتھے شعر میں اکہ ورِ نجف اور پانچویں شعر میں صفِ ماتم یہ الفاظ بہ ترکیب اضافی قاعدہ فارسی کے ساتھ درست نہیں کیونکہ انمیں ایک لفظ ہندی ہے اور ایک عربی یا فارسی ہے اور ایسے الفاظ کی ترکیب ناجائز ہے مگر اعلام میں درست ہے چنانچہ شعرائے متاخرین مثل ناسخ و آتش و ہجر و صبا و وزیر و اسیر کے کلام میں یہی قاعدہ جاری ہے اگر خلاف اسکے ثابت کرنا منظور ہو تو انہیں لوگوں کے کلام سے سند لاوے

... وصب
... بط

ن شاعری سے آگاہ ہین اونکو اس بارہ مین بسست پایا آجکل راقم کو انکے کلام کا اشتیاق پیدا
ہوا اور انکے مرثیون کی جستجو دماغ مین سمائی اور اکثر مجالس محرم مین بھی شریک ہونیکی علت غائی
یہی بات تھی چنانچہ چند بار جو بمقام عظیم آباد معروف بہ پٹنہ مین انکے مرثیون کے سننے کا اتفاق ہوا
تو کچھ اور ہی حقیقت ظاہر ہوئی اور جابجا شبہات فن شاعری کے خاطر مین پیدا ہوئے لیکن چونکہ
ہنگامون مین سننے کا اتفاق ہوا تھا اس سبب سے یہ خیال ہوا کہ اگر انکے کہے ہوئے کچھ
مرثیے ہاتھ لگین تو حال واقعی دریافت ہو اسلیے بعضے دوستون کو ذریعہ فتح الباب مقصد کا
ٹھہرایا لیکن کسی کی حلقہ زنی سے یہ مہم انجام کو نہ پہونچی آخرش جب کہ راقم کو مکرر سفر لکھنو کا
اتفاق ہوا ہر مرتبہ بذریعہ جناب داروغہ میر واجد علی کے کہ مرزا صاحب کے بالواسطہ شاگرد تھے

اغلاطِ مرثیۂ مرزا دبیر صاحب

جلد	صفحہ		
اول	۲۰۳	یثرب مین کئی سال سے رہتی تھی مین کھیا	چھوڑے ہوئے یثرب کو اک عرصہ مجھے گذرا
دوم	۱۰۰	ہم دیکھینگے آج عالمِ ہستی سے کے طبق کو	کرتے ہین نبیؐ آج وصی نائبِ حق کو
دوم	۲۹۲	آپ عرض مری امت سے یہ کیجیے موسیٰؑ	رحمٰن جو ترا نام ہے رحمت ہے ہویدا
اول	۲۲۲	چالاک ہے اکبر کا یہ گلگونِ گل اندام	تعریف کے حرفون کے ورق پہ نہین آرام
		خامہ کو سمجھ بید کا چابک پس از ارقام	حرفون مین سے مانند عنقا اوسکا اثر نام

اول شعر مین عرصہ کا عین دوسرے شعر مین عالم کا عین تیسرے شعر مین عرش کا عین
ناخیرہ [illegible]

صفحہ تو مصرع موزون ہوگا حالانکہ ان دونوں کلموں میں ایک کلمہ بھی سبب خفیف میں واقع
نہیں ہے اور کسی فصیح متاخرین نے ان کلموں کو سبب خفیف قرار نہیں دیا پس مصرع مذکور ناموزون ہے

سطر ۲ ہم خواب میں بھی دیکھ رہے تھے یہ ماجرا		جاگے نصیب آج کہ دیکھا جمال شاہ
پھر صرف ہو گئے کلمہ میں وہ خیر خواہ		بولے گواہی آپ کی بس ہے خدا گواہ

کلمہ میں صرف ہونا کیا معنی اور کہاں کا محاورہ ہے صرف کا لفظ فقط کلمے کے واسطے
لکھا گیا ہے اسکی سند چاہیے اور خیرخواہ کی ہا جو قافیہ میں گر گئی یہ کس قاعدے سے ہے
اگرچہ فارسی میں ایسا آیا ہے کہ جن الفاظ کے آخر میں ہاے ہوز ہو اور ما قبل اسکے
الف مدہ ہو تو ہا کو برعایت قافیہ گرا دیتے ہیں لیکن یہ ضابطہ اسما اور لغوت میں دیکھا
گیا ہے جیسے بادشا اور گوا نہ افعال میں، اور خیرخواہ بہ ترکیب اسم و امر اسم فاعل،

جلد	صفحہ			
		اور اس باب مین شعرائے متقدمین مثل میر و میرزا و مصحفی و جرأت و انشا کا قول سند نہین کیونکہ شیخ امام بخش ناسخ کے عہد سے جو جو رکیک ترکیبین اور سامعہ خراش بندشین اس زبان کی تھین متروک ہوگئین اور تمام شعرا و فصحائے لکھنؤ نے اس تصرف جدید کو قبول کیا اور اپنے محاورے مین بھی معمول رکھا اور صف کا لفظ اگرچہ عربی ہے لیکن بوریا اور چٹائی کے معنی مین عربی اور فارسی مین نہین آیا پس صف کا لفظ بمعنی بوریا ہندی اور اسی سبب سے لفظ ماتم کیطرف مضاف ہو نہین سکتا۔		
اول	۱۴۳	لاشہ کے مونھہ کو تک تک کے کہنے لگے یہ شاہ ماہین کی گھر مین باپ پہ یان نہ منہ سیاہ		بیچارگی کا وقت ہے اکبر خدا گواہ یہ رنگ گرم اور یہ بدن نرم آہ آہ
اول	۸۱	یہ ہے جہاد مین یہ وہی بد پہنچے زوال		تھا کہ حق پہ لڑتے ہین سینگے جو شہ نہال

...جو ... اور ... مناسبت ... ہی اور ہر ایک شعر مین مذکور تھا لیکن نوح
و زبان ترکیب غیر مانوس ہی

۴۴ غائب ہوا ہی خم سے فلاطون بھی ڈہل کر — قارون سے زمین کہتی ہی دے باج نکل کر

نہین معلوم فلاطون اور قارون کو کیون تکلیف دی ہی یہ غریب تو نہ پہلوان ہین نہ بہا
معاملات جنگ و جدال مین انسے کچھ مناسبت نہین۔

رباعی

۱۴۳ صغریٰ ... ایک رنج تھا دوری پدر مین — اعضا شکنی گاہ کبھی درد جگر مین
کہتی تھی یہی اشک کو بھر دیدۂ تر مین — جانم بلب آمد ز غم درد جدائی
بیزارم ازین زندگی ای مرگ کجائی

...ون سی اصناف نظم مین ہی شاید مرزا صاحب کی اختراعات
... ...سکا نام بھی جدید چاہیے۔

۲ ... لکھنے ... ...ن نے لکھا ہی یہ ماجرا — نے آب و طعام تھے سب آل مصطفیٰ

اس شعر میں ... آب و طعام کا لفظ ہی اسطرح کی ترکیب کا لکھنا اردو مین جائز نہین
کیونکہ نے آب ... لفظ فارسی ہی اسکے بعد حرف عطف او ر جو آیا ہی ہندی ہی
اسلیے معطوف علیہ کی نفی یا اثبات معطوف کیواسطے کفایت نہ کریگی بنا بر علیہ نے آب
اور نے طعام باعادۂ حرف نفی یا نے آب و طعام بعاطف فارسی کہنا چاہیے۔

۴۴ گرد قدم اوس گھوڑے کی ہی سرمۂ نایاب — اوس گرد کے جلو پہ بلا گرد ہی مہتاب
رخ اوسکا ہی بوشیرون کے لیے قبلۂ ارباب — اور نعل ہی آہوے خطا کے لیے محراب
قطرے یہ عرق کے نہین تسبیح ہما ہی
نقش قدم سجدہ گہ باد صبا ہی

دوم ...کے تیسرے مصرع مین لفظ قبلۂ ارباب اور پانچوین مصرع مین لفظ تسبیح ہما

جلد	صفحہ	
		اور چھٹا مصرع کل کا کل مہمل ہے
[illegible]	۲۲۰	حسن و جمال مُرسِہ پرتا نیدِ کبریا اور آب و تاب چاہِ ذقن کی کھو نہین کیا — چاہِ ذقن مین چشمۂ حیوان نہان ہوگیا الیاس مرو خضر وما نند ہ ل ...
		چاہِ ذقن مین بینیِ اقدس کا نور ہے روشن خضر کے چشمہ سے یہ شمعِ طور ہے
		اس بند کا چوتھا مصرع مہمل ہے
اول	۹۱	جو بیغرض کہ طاق تھے شام و عراق مین سوچے پیے مشقتِ ما لا یطاق مین — وہ جفتِ مرگ ہوگئے کفر و نفاق مین غیرت کو سب نے رکھدیا تیغون کے طاق مین
		اس بند کا تیسرا مصرع مہمل ہے
اول	۱۲	پرورشت تھا یہ گل کہ تھی گشت کی بہار — کیلین تھین و ... ند اگو ... کا ... ن نرم آہ آہ ... ینگے جو شبنم ال
		یہ شعر مہمل ہے
دوم	۲۲۲	مین تو اسے کہتی کہ سرِ سرورِ دین ہے نام اونکا جوانانِ نبی عرش نشین ہے — پر فرق یہ ہے ... شیرون ... ہ شیر حسینون کا ...
		تیسرے مصرع مین جوانانِ نبی کا لفظ بصیغۂ جمع نسبت شخص واحد کے لکھنا مہمل و بے معنی ...
		رباعی
اول	۲۵۲	گھر چھوڑ کے بہرِ جستجو نکلین گے اس چاہ مین گرے تو مین بصورتِ دلو — گلزارِ جہان سے مثلِ بو نکلین پر جب نکلین گے آبرو نکلین
		اس رباعی کا تیسرا مصرع ناموزون ہے یا مرزا صاحب نے بزورِ طبع موزون اون ... مین کوئی نیا وزن نکال کے لکھدیا ہے
		رباعی
اول	۲۶۶	کہتی تھی سکینہ قتلِ بابا دیکھا — بھیا علی اص ...

جلد	صفحہ	مصرع اول		مصرع ثانی
		زندان مین پھنسی او رطمانچے کھائے		اس تین برس کے سن مین کیا کیا جھیلا
		اس رباعی کا دوسرا مصرع ناموزون ہی۔		
اول	۴۰۸	بچپن مین حج کعبہ کیے شہ نے پیادہ	•	الله ری ناتوانی او الله رے ارادہ
		اس شعر کا مصرع ثانی ناموزون ہی سوا اسکے ناتوانی کا مذکور محض بیجا ہی کیونکہ طفلی کے واسطے ناتوانی مناسب نہین البتہ بیمار و مریض کے لیے مناسب ہی اسکی سند چاہیے علاوہ برین حج کعبہ بغیر تشدید حرف جیم جس قدر فصیح ہی ظاہر ہی۔		
	۱۰	اب عقل ہماری یہی کرتی ہی گوارا		لشکر پسر فاطمہ کا کٹ گیا سارا
		عباس بھی پیارا ہی او راکبر بھی ہی پیارا		ان دونون کا مرنا نہ ہوا شہ کو گوارا
[illegible]ین		اب مد چشم حر کی نہ کیون فرض عین ہو		جسپر کہ مین عفو جناب حسین ہو
		مدنظر جسے دل زہرا کا چین ہو		وہ مین کیون نہ شیعہ کو پھر فرض عین ہو
		کہنے لگا رفیقون سے ناگاہ وہ شریر		اک خواب ہمنے دیکھا ہی آج ای جوان پیر
		کہنے لگے یہ دست ادب باندھ کر شبیر		[illegible] وہ خواب کیا ایھا الامیر
اول	۱۵۱	کہنے لگا پکار کے یون شمر بد شعار		بس رو چکے سیر ہوان او منہ پہ اب سوار
		تھا کہہ کر رہے تھے ہزارون ستم شعار		پر چھوڑ تی تھین لاش کو بیتیان [illegible]
اول	۲	وہ بھی ہین ایسے جیسے خردمند آپ ہین		پھر صاف کہہ دیا کہ خردمند آپ ہین
		ان شعرون مین ایطاے جلی ہی یعنی قافیہ مکرر ہی اسکو شعراے اردو نے قصائد غزل مردف مین جائز رکھا ہی لیکن مسدس مین جائز نہین رکھا ہی علاوہ برین اول مصرع مین جو عقل کا گوارا کرنا بھی عقل مین آسکے لکھا ہی یہ خاص اہل تعصبات کی زبان و فصاحت [illegible] ہی		
دوم	۲۲۸	خاموش دبیر اب کہ ہی جی تن سے روانہ		اللہ سے کر عرض کہ اے [illegible] زمانہ
		از بہر حسین و حسن ای خالق دانا		جو مجھ سے نہ بن [illegible]
•	•	ان شعرون مین رب زمانہ ادا دانا کا قافیہ جائز نہین سبب [illegible]		

جلد	صفحہ			
		پس یہ قافیہ غلط ہی اور دوسرے مصرع مین رب زمانہ اور تیسرے مصرع مین خالق زمانہ بیکار و فضول ہی		
دوم	۲۲۶	مین سوزن مژگان سے ترے زخم سیون گا		سوجہ دم ار رشتۂ جان ہی پئے بخیہ
		اس شعر مین بھی سیونگا اور پئے بخیہ کا قافیہ غلط ہی۔		
اول	۲۷۱	کہتی تھی کہ آئے نہ یہان شاہ مدینہ		گذرا ہمین رستے مین محرم کا مہینا
اول	۴۹۲	اصغر کو مان کی گود مین چوتھا مہینا تھا		عابد کو تپ تھی زرد جمال سکینہ تھا
		ان دو شعرون مین شاہ مدینہ اور مہینا اور جمال سکینہ کا قافیہ غلط ہی علاوہ برین جمال کا زرد ہونا ... تنبیہ شعرائے اردو نے قافیہ مین ایسے لفظون کی ہا کو الف سے بدل لیا ہی لیکن یہ وہی تک جائز ہی کہ اوس لفظ نے اور کسی لفظ سے ترکیب پائی نہو اور شعار ند کورہ زمانہ لفظ رب کے ساتھ اور مدینہ لفظ شاہ کے ساتھ اور بخیہ لفظ پے کے ساتھ اور جمال کے ساتھ مرکب ہو نا فی ہی ایسی حالت مین قافیہ کا حرف ہا الف سے بدل ہو نہین سکتا ... حال مین حرف الف ہا سے بدل نہین ہوتا ہی پس الف و ہا کا قافیہ درست نہین غلط ہی		
دوم	۹۹	ہان جلد سر دست مرتب کرو منبر		سلطان و گدا پیر و جوان مومن و کافر
		سب شہری و صحرائی سب انصار و مہاجر		سب جاہل و عاقل سب اکابر سب اصاغر
اول	۲۰۹	یہ کہہ کے خیمہ گاہ مین وہ خستہ دل گئی		یان تیغ بوسہ گاہ پیمبر پہ چل گئی
		ان شعرون کے قافیہ مین اختلاف توجیہ کا ہی اور یہ جائز نہین چنانچہ قوافی کے رسالون سے ظاہر ہی اگرچہ بعضے متقدمین مثل فخر جرجانی وغیرہ کے کلام مین آیا ہی مگر متاخرین کے نزدیک ممنوع ہی۔		
اول	۸۱	سیماب ہی پسینہ نسیم ان کی جان ہی		رعد ان کا ایک نعرۂ شعلہ زبان ہی
اول	۳۴۳	اس غم سے جان جائیگی مجھ نازنین کی		مین گھڑکیان نہ کھاؤن گی شمر لعین کی
اول	۲۶۸	رشک قمر تھا لعل مرا مہ جبین تھا		یہ فخر آسمان تھا یہ فخر زمین تھا
اول	۴۵۹	ننھا سر اپنا اوٹھایا جو بسوئے میدان		پھینک کر ٹوپی کہا ہاے مرے بابا جان
		ہاتھو چلائی بتا خیر تو ہی اے نادان		بیٹھ کر سر دو بکار کر دو وہائی آتا دم

[illegible]

جلد	صفحہ			
اول	۱۹۱	اکبر کا تھا یہ ورد زبان ہاے چچا جان		افلاک و زمین ہلتے تھے محشر تھا نمایان
اول	۳۱۶	قاسم سے یہ رو کر کہا اور یاس سے دیکھا		جا میرے یتیم بیٹے چچا جان کو بلا لا

اِن شعرون مین نعرۂ شعلہ زبان اور شمرِ لعین اور رحبین اور فخرِ زمین مین بسبب ترکیب توصیفی واضافی کے اعلانِ نون جائز نہین ہرچند اردو والے بعضے الفاظ فارسی مین ایسا کرتے ہین لیکن اوسوقت لفظ اردو ہو جاتا ہے پھر مضاف یا مضاف الیہ ہونا اوس لفظ کا بقاعدۂ فارسی جائز نہین اور چوتھے شعر مین باباجان اور چھٹے اور ساتوین شعر مین چچاجان کا لفظ بغیر اعلان نون کے آیا ہے حالانکہ کوئی ان الفاظ کو بغیر اعلانِ نون نہین بولتا ہے۔

جلد	صفحہ			
	۳۸	ہر خیمہ مین بیتاب تھے اوس دم حرمِ شاہ		چلا کے یہ کہتی تھی کبھی زینبِ ذی جاہ
	۲۶۵	زنجیر و طوق پہنے تھے سجادِ نامدار		طاقت نہ تھی جو چلنے کی گرتے تھے بار بار
	۲۲	دیکھو دو گوش اسپ ترے بے نظیر مین		پیکان نہ دیکھے ہونگے دو ایک تیر مین
		ہر ذرۂ غبار ثریا وقار تھا		ہر ذرہ اوسکا اخترِ خوش روزگار تھا
اول	۶۹	کیا کیا کمال رکھتی تھی شمشیرِ خوش نہاد		جوہر کمند نوک سنان خود وہ برق باد
اول	۱۲۸	اے زینب و سکینہ و کلثومِ دلفگار		اے عابد و رقیہ و بانوے بے دیار
اول	۱۰۲	ونبہ ریاضِ خلد سے لے آئے جبرئیل		فدیہ ہوا ذبیح کا حیوانِ بیعدیل
اول	۲۴۰	کونین سے افضل ہے شہنشاہِ خوش انجام		پڑھتے ہین درود اوسپہ ملائک سحر و شام
اول	۱۴۰	پچھلے کو نہ روتے روتے جو سوئی مین دل حزین		دیکھا کہ ایک باغ مین ہین شاہِ مرسلین
اول	۲۳۳	شہ نے کہا یہ ضربتِ ہوش و حواس ہے		واللہ واہ حق ترا جوہر شناس ہے
اول	۲۹۷	بیمار اب مسیح خوش اطوار ہو گیا		یعنی نثار حیدرِ کرار ہو گیا
دوم	۳۴۸	دل چرخ پنبہ پوش کا اوس سے دھڑکتا تھا		شعلہ تو وہ نہ تھا پہ ہوا سے بھڑکتا تھا
دوم	۹۴	ہے عینِ علی علم و عمل دونون مین بے ہمسر		سنے ذاتِ علی کعبہ تھا نے صاحب بے ہیہ

جلد	صفحہ		
دوم	۵۵	کی پھر تو نبی نے یہ دعا بادلِ تغیر بیکس و بے دلان و بیدل و بے پر ہے حسینؑ	اے جلوہ دہ شمس و قمر مالکِ تقدیر صبر ایوب کی شمشیر کا جوہر ہے حسینؑ

اِن شعرون مین دیباچہ آور اور نامدار آور اور بے نظیر اور خوش روزگار اور خوش نہاد آور بے دیار اور بیدل آور خوش انجام اور دل حزین و ہوش و حواس آور خوش اطوار آور نیبہ پوش اور بے پا اور بادلِ تغیر کے الفاظ محض حشو مین تطویل مین بھی داخل نہین ہو سکتے بلکہ بعض حشو سے بھی بدتر ہین اور سوا اسکے لفظِ دیباچہ اور بے نظیر اسم کے ساتھہ دیکھے ہین اعلام کے ساتھہ دیکھے نہین اور اختر کی صفت خوش روزگاری لکھی نہین آتشِ شمشیر کو خوش نہاد کسی نے نہین باندھا البتہ نہاد کا لفظ ذوی العقول کے اوصاف مین دیکھا ہے اور دل حزین کا لفظ فارسی مین نہین آیا اور حضرت مسیح علیہ السلام کے وصف مین جو لفظِ خوش اطوار لکھا ہے یہ ادنی وصف ایسے رسول جلیل الشان کی شان مین لانا جو انبیاء اولوالعزم مین داخل ہین فصاحت بلکہ مطلق شاعری سے بعید ہے اور کسی شاعر کے کلام مین ایسا پایا نہین جاتا اور مرزا صاحب کے کلام مین جا بجا ایسے اوصاف وارد ہین اور کعبہ کی نسبت جو لفظ بے پر لکھا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کعبہ کو کسی جانور پرندہ سے ذہن مین استعارہ کیا ہے انصاف کی جگہہ ہے کہ کعبہ کے واسطے ترقی ہوئی یا تنزل اور کس درجہ کا تنزل اور طرفہ یہ کہ حضرت امام حسینؑ اور دوسرے اہلبیت اطہار رضی اللہ عنہم کی شان مین بابجا یہ لفظ آیا ہے وہان کیا کہا جائیگا اور استعارہ کیا آفت لائیگا اور بادلِ تغیر کے کچھہ معنی نہین یہ فقرہ مہمل ہے۔

جلد	صفحہ		
اول	۴۷	گہ مردون پہ گہ زندون پہ جاتی تھی بصد شوق	بجلی کی طرح کوندنے اور روندنے کا ذوق

اس شعر مین تلوار کا مردون پر جانا کیسا اور کیسی تعریف خلافِ بلاغت ہے اور بجلی کو روندنے سے کیا علاقہ —

جلد	صفحہ		
اول	۲۴۷	خورشید کا چلن یہ چلی ہو کے نیم جان	تحویل کی جو خود مین نور در کھا عیان

یہ شعر شمشیر کی تعریف مین ہے پس شمشیر کا نیمجان ہونا کیا۔

بیٹھی جو خود پر تو وہ سر میں سما گیا — سر گردن بخس میں مع خود آگیا
گردن میں پہنچی جو سینہ میں دل تھرتھرا گیا — بھاری تھا بوجھ مو سے کمر پیچ کھا گیا

یہ دو شعر تلوار کی تعریف میں ہیں لیکن ان شعروں سے تلوار کا عیب نکلتا ہے یعنی معلوم ہوتا ہے کہ تلوار میں تیزی نہ تھی اگر تیزی ہوتی تو خود و سر و گردن کو کاٹ ڈالتی اگر یہ شعر گرز کی تعریف میں لکھا جاتا تو درست تھا علاوہ بریں چوتھے مصرع میں مو سے کمر جو لکھا ہے یہ کہنا معشوق نہ محبوب کی کمر کو مو سے تشبیہ دیتے ہیں نہ کہ دشمن و مبغوض پہلوان کی کمر کو۔

اول ۲۹۸ گل ہے چراغ چشم ثریا مثال کا — ماتھا نواں فلک ہے شکوہ جلال کا

اس شعر میں چشم کو ثریا لکھا ہے کیسی تشبیہ ہے اگر چشم کو ثریا کہیے تو آنکھ معیوب ہو جاتی ہے۔

اول ۹۰ تیغ رواں کی طرح جدھر یہ پلٹ گئی — گردن سر آگے پھینک کے پیچھے کو ہٹ گئی

یہ شعر خود تیغ کی تعریف میں ہے پھر تیغ رواں کی طرح کہنا کیسی تشبیہ ہے۔

اول ۴۴۲ ہوتا ہے عقد فاطمہ سے بوتراب کا — کس ماہتاب سے ہے قران آفتاب کا
اول ۴۴۵ سبطین شہ قلعہ شکن آتے ہیں رن میں — سرتاج شجاعان زمن آتے ہیں رن میں
اللہ کی قدرت سے چمن آتے ہیں رن میں — گویا کہ حسین اور حسن آتے ہیں رن میں
حیران ہیں انتشار رن میں ملک چرخ بریں پر — ہے آج قران مہ و خورشید زمیں پر

ان شعروں میں حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کے عقد کو اور دو صاحبزادوں کے جنگ میں جانے کو قران مہر و ماہ سے تشبیہ دی ہے یہ نہایت بیجا ہے کہ تمام اہل نجوم کا اس پر اتفاق ہے کہ مہر و ماہ کا قران منحوس ہوتا ہے اور اس قران کا نام منجموں کی اصطلاح میں اجتماع اور ہیئت میں محاق ہے۔

اول ۳۰۷ اور سرخ و سفید آپ کا تھا رنگ مطہر — گردن کی صفا نقرۂ خورشید سے بہتر

اس شعر میں نقرۂ خورشید لکھا ہے نقرہ کو خورشید سے کچھ علاقہ نہیں البتہ زر خورشید باندھتے آئے ہیں کہ خورشید کا رنگ زرد ہے اگر میرزا صاحب نے علم ہیئت و نجوم کے کمال سے آفتاب کا رنگ سپید ثابت کیا ہو تو اسکی دلیل چاہیے۔

جلد	صفحہ			
اول	۱۰۹	پھل فرزین مین تھا پھول تجلی مین نخلِ طور		گرمی مین محض نار تو نرمی مین صنف نور
		اس شعر مین نرمی اور نور مین کیا مناسبت ہی ماسوائے اسکے عربی کے پھل کیوا سطے نرمی عیب ہی		
اول	۳۴۴	چلائی سکینہ کہ خدارا ارے لوگو بابا کو ابھی کسنے پکارا ارے لوگو		بتلاؤ نہین ضبط کا یارا ارے لوگو کیا میرے چچا جان کو مارا ارے لوگو
		اول شعر کے دونون مصرعون کی ردیف مین سے ایک ردیف بیکار ہی		
اول	۳۴۵	لیا نیام سے جب مرضیِ الٰہی سے نقیب نے کہا لبیک خیر خواہی سے		سپیدہ تیغ کا پیدا ہوا سیاہی سے مگر عیان ہوئے یونس دہانِ ماہی سے
			ہلالِ تیغ جو ابرِ سیاہ سے نکلا اوٹھا یہ شور کہ یوسف وہ چاہ سے نکلا	
دوم	۱۴۲	اکبر کے ساتھ ساتھ گیا پھر وہ بادنا روحِ بتولؑ بولی کہ محسن ہوا مرا		آئی ندا نجف سے مرے دوست مرحبا ہاتف پکارا دیکھ ذرا اپنا مرتبا
			ہمشکل مصطفیٰ تو ترا اتھاے ہاتھ ہی لبیک کہتی روح نبیؐ تیرے ساتھ ہی	
دوم	۱۱۴	اِک دن پئے ترتیبِ وضو آب تھا نایاب اور پیش علیؑ رکھدیا اک طشت پر از آب		وارد ہوا اِک نور بصد آب بصد تاب شہ نے کہا تو کون ہی وہ بولا بآداب
			اِک ذرۂ درگاہِ شہ جن و ملک ہون اللہ کے خورشید مین خورشیدِ فلک ہون	
		جب رجعتِ خورشید کے مولا ہوئے طالب اِک روز ہوئے مہر سے یون شاہ مخاطب		کہتا ہوا لبیک پھرا جانبِ مغرب مین کون ہون دی اوسنے صدا کل عجائب
			جو تجھ سے مخالف ہین وہ بیشک سقری ہین تو اور ترے شیعہ جہنم سے بری ہین	

جلد	صفحہ	مصرع اول	مصرع ثانی
		ان اشعار مین لبیک کا لفظ سراسر مہمل و بے معنی واقع ہوا ہے کیونکہ لبیک کلمہ ایجاب کا ہے اور ندا کے جواب مین کہا جاتا ہے۔	
دوم	٢٩١	ناگاہ مخاطب ہوا یون خالق سبحان	موسیٰ مرا اک دوست ہے مابین بیابان
دوم	٢٠٨	یا علی کہتا تھا جب پادشاہِ کونین	جان نہ او سی شہ علی رہتی تھی بدن کے مابین
دوم	٢١٩	بابا کا لہو پہلے تو چہرون پہ لگایا	پھر دونون نے مابینِ گلیم اونکو لٹایا
		اِن شعرون مین مابین کے معنی صرف درمیان کے لیے گئے ہین یہ برخلاف لغت و محاورہ کے ہے کیونکہ دو چیزون کے درمیان جو چیز ہو اوسکی نسبت مابین کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے	
اول	١٣٠	سر جان نثار رحمتِ پروردگار ہے	تن خاکسار رحمتِ پروردگار ہے
		خاکسار رحمت پروردگار کے کیا معنی۔	
اول	٢٩١	مہرِ سپہرِ فاطمہؓ اسمین نہان ہوئے	بن بن کے دانہ سبحہ کے طلعت فشان ہوئے
		سورج چھپے زمین مین ستارے عیان ہوئے	تو ذرہ اوسکے اوڑکے یہ نو آسمان ہوئے
			مضمون خاکساریِ حیدر کے چھن گئے ذکرِ خدا کے واسطے تسبیح بن گئے
دوم	٣٣٣	پیدا ہوا سپیدۂ طلعت نشانِ صبح	سلطانِ صبح نے کیا قصدِ اذانِ صبح
		باندھا عمامہ نور کا پہنا کتانِ صبح	چرخِ چہارمی پہ گیا خطبہ خوانِ صبح
اول	١٠	ناگہ وہ سانپ کانپکے رن سے روان ہوا	یعنی عصا کلیم کا پرتو فشان ہوا
		طاؤسِ ذوالفقار تڑپ کر عیان ہوا	ڈر ڈر کے ہر زمین کا طبق آسمان ہوا
		اول بند مین لفظ طلعت فشان جو واقع ہے بالکل نئے معنی اور نامستعمل ہے اور مصرع ثانی اور خامس کے معنی تو کچھ معلوم ہی نہین ہوتے اور باقی مصرعون کے معنی بھی بے لطف اور خلاف شان باہاہین اور علی ہذا القیاس چوتھے شعر مین طلعت نشان جو واقع ہے نہین معلوم کیا چیز ہے اور ساتوین شعر مین طاؤس کا بغیر ذبح ہوے تڑپنا کیا	

پہلی	۱۵۰ صفحہ	آنکھون کی تری روغن بادام سے بہتر		عارض کا پسینہ ہی گلاب گل احمر
		گلاب گل کسیکو نہ کہتے سُنا نہ لکھتے دیکھا اسکی سند چاہیے البتہ بعضے عوام بے سواد شب برات وشب قدر کی رات اور آب زمزم کا پانی بولتے ہین گلاب گل بھی اسی قسم اور اغلاط ہی		
اول	۳۹	آخر تمہین اب سوگ نشین ہونا ہی بھینا		تا عصر بہتر کے لیے رونا ہی بھینا
اول	۳۱۷	مجھکو تو فقط سوگ نشین ہونا ہی صاحب		بچے مرے کم سن ہین یہی رونا ہی صاحب
		سوگ نشین کوئی لفظ فارسی نہین ہی ہندی محاورہ کا ترجمہ فارسی ترکیب پر کیا ہی یعنی سوگ ونشین دونون لفظ فارسی ہین مگر اس ترکیب کے ساتھہ زبان فارسی مین نہین آیا یہ غلط ہی صحیح نہین اسکی سند چاہیے البتہ ماتم نشین زبان فارسی مین آیا ہی ۔		
دوم	۱۵	یہ کہہ کے فلک پر گئے ساکن وہ فلک کے		اور حشر کیا تاج مقرب کو پٹک کے
		تاج مقرب نیا لفظ ہی آجتک کسی اردو یا فارسی گو شاعر کے کلام مین دیکھا نہین اور ازروے معنی کے بھی استقامت سے بعید ہی اگر مقرب کی جگہہ مذہب یا مرصع کہتے تو درست ہوجاتا		
دوم	۴۵۲	شہدین ادا وہ رخش پر یہ وہی رہروان		کوثر کیا دھیان لائے جو راکب یہ کہان
		اگر لفظ رہروان منادی ہی تب بھی بقاعدہ اردو جائز نہوگا رہروان بمعنی رہرو کے نہین آیا ہی اور جمع رہروا اگر کہیے تو مقام اسکا نہین ۔		
اول	۵۲۰	تا سال ابد ہو نہ اس آئینہ کی تمثال		برسون مین بھی ہی کھینچنا اس شکل کا اشکال
		سال ابد کسی شاعر یا منشی کے کلام مین دیکھا نہین اور نہ کسی صاحب علم یا عامی کو بولتے سُنا اسکی سند چاہیے ۔		
اول	۹۴۴	اوس روز سے اہل حرم نے معمول یہ کیا		ویرانہ اک مدینہ کے جو عنقریب تھا
		لفظ عنقریب باندیا حرف عن قرب زمانہ کی حالت مین مستعمل ہی قرب مکان کے ذکر مین کسی فصیح نے لکھا نہین اسکی سند چاہیے ۔		
اول	۳۵۰	اور اپنے پہننے کا دیا خلعت زرتار		رتبہ مین جو تھا حلہ جنت سے گرانبار

جلد	صفحہ	گرانبار بمعنی گران قیمت کے نہین آیا معلوم ہوتا ہی کہ مرزا صاحب نے بھاری خلعت پر قیاس کر کے گرانبار کا لفظ لکھا ہی واہ رے قیاس -		
اول	۲۳۹	وہ رخشِ ورخشِ فلک پیر سے ہمزبان		ہی کاہ چراگاہ اوسے خوشۂ پروین
		گھوڑے کے وصف مین ہمزبان بمعنی مقابل کے نہین آیا اسکی سند چاہیے البتہ ہمعنان وغیرہ آیا ہی -		
اول	۲۴۴	بتلاؤ تو نبی کا نواسا نہین ہون مین نرغہ مین تین روز سے پیاسا نہین ہون مین		شرعِ رسولِ حق کا شناسا نہین ہون مین جینے سے آج اپنے ہراسا نہین ہون مین
		ہراسان کہ صیغۂ حالیہ الف نون کے ساتھ مشہور ہی اوسکا نون کہان گیا شاید مرزا صاحب نے بقاعدہ شناسا امین بھی الف فاعلیت قرار دیا ہی اسکی سند چاہیے خلاصہ یہ کہ قافیہ تنگ ہو گیا تھا اسلیے نون کو حذف کر کے ہراسا بنا دیا -		
دوم	۱۸۵	وہ آپ ہی حجاب زدہ روکنا کہان		یہ بچپنا یہ بیوہ گری آہ الامان
		بیوہ گری کی حقیقت سمجھ مین نہین آئی اس لفظ کے کیا معنی ہین اور کیا ترکیب ہی اور کس کے محاورہ مین آیا ہی لیکن سیاقِ کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ اس جگہہ بمعنی بیوگی کے لکھا گیا ہی یہ غلط ہی ورنہ اسکی سند دی جائے -		
اول	۱۱	جنبش نہ ہاتھ کو تھی نہ تیغون کے درمیان		مشلول کے ہون پنجہ مین جیسے چپہ اونگلیان
		مشلول بمعنی شل کے کہین دیکھا نہین یہ نیا تصرف ہی شل کو کس قاعدۂ عربی سے مشلول بنایا ہی اسکی سند چاہیے جہلا و عوام الناس مشلول بمعنی شل کے بولتے ہونگے مگر فصحا کہان استعمال کرینگے -		
اول	۲۵۷	غربت مین وہ شبّیر تھا اور خلق مین شبّر		اور فاطمہ کا صبر تھا اکبر مین سراسر
		غربت تواضع اور فروتنی کے معنون مین نہین ہی جیسا کہ مرزا صاحب نے قیاس کیا ہی بلکہ بمعنی مسافرت کے ہی اور یہان اگر غربت کے معنی مسافرت کے لیے جائین تو خُلق و صبر سے		

جلد	صفحہ			
		کچھ مناسبت نہین رکھتے۔		
اول	۲۸۷	اب تک ہین نشان کاشو نکے تو پانوین اظہار		پھر آج پہنی دونون مین زنجیر گرانبار
		اس شعر مین اظہار بمعنی ظاہر کے واقع ہوا ہی یہ کہان کا محاورہ ہی اسکی سند چاہیے۔		
اول	۲۰۹	وہ خوان تھا مثل دل فیاض کشادہ		اور حوصلہ سے غرض کے تھا رزق زیادہ
		غرض کا لفظ بفتح ثانی ہی بسکون ثانی نہین آیا اور سوا اسکے مصرع کی ترکیب مین غرض کا لفظ رزق کے ساتھ کیا خوب واقع ہوا ہی کہ قابل دید ہی۔		
اول	۲۶۵	بھائی حسن ہی باپ تمھارا ہی مرتضےٰ		حسب و نسب سے آپکے پر ہمکو کام کیا
		حسب بسکون ثانی اس معنی مین کہین نہین آیا بلکہ بفتح ثانی نسب کے وزن پر ہی اور حسب بسکون ثانی وفق اور طبق کے معنی مین ہی۔		
اول	۳۱۰	شہ نے کہا کر دیوے گا اللہ سب آسان جب کاغذ و داوات و قلم سامنے آیا		ہان کاغذ و داوات و قلم لاؤ تم اس آن کچھ شہ نے لکھا اور اسے سب سے چھپایا
		داوات کی دال کے بعد الف کیسا ہی اور کون سی لغت مین اور کس استاد کے کلام مین آیا ہی اگر کہیے کہ جہلائے ہند داوات کہتے ہین تو وہ لفظ ہندی ہو گیا فارسی ترکیب مین نہین آسکتا۔		
اول	۳۱۴	آئے تھے محمدؐ کی عیادت کو نواسے		ہی سخت مجھے شرم بتول عذرا سے
		عذرا لقب حضرت مریم رضی اللہ عنہا کا ہی اطلاق اسکا مجازاً حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ہوتا ہی اور معنی اسکے زن دوشیزہ و بکر ہین لیکن یہ لفظ بالفتح ہی بفتحتین نہین پس اس شعر مین جو بفتحتین لکھا گیا ہی غلط ہی۔		
اول اول	۱۲۸ ۴۵۸	پیدا ہی رنج گردش ایام ای دبیر سے گئے نالان تھی سوے قبر پیمبر زہرا پھر روضۂ نبی کی طرف کو گئے یہ بین		سوے نجف یہ کہہ سحر و شام ای دبیر گئے کہتی تھی نجف کو یہ سکینہ سر زہرا نانا تمھین ضریح مین کیونکر پڑا ہی چین

جلد	صفحہ	مصرع		مصرع
	۱۵۸	عابد کی سمت رونے لگی بنت مرتضیٰ		دیکھا تو قید ہو چکا ہے وہ شکستہ پا
		سوے نجف کہنا یعنی نجف کیطرف مونہہ کرکے کہنا اور اسیطرح سوے قبر پیمبر نالان ہونا اور نجف کو کہنا اور روضۂ نبیؐ کی طرف تیمن کرنا اور عابد کی سمت رونا کہین دیکھا سنا نہین یہ باتین محاورہ کے خلاف بلکہ غلط ہین اسکے ساتھہ اس طرح کا لفظ ہونا ضرور تھا کہ مثلاً سوے نجف مڑکے یا مونہہ کرکے یا پھر کے یا ہاتھہ اوٹھاکے چنانچہ مرزا صاحب نے خود بعضی جگہہ اسیطرح باندھا ہے اوسکی صحت مین کلام نہین اور موافق محاورہ کے ہے چنانچہ ان شعرون سے ظاہر ہے۔		
اول	۱۵۰	مڑکر سوے نجف یہ پکاری وہ خوش نہاد		داد اہے تیرے صبر و تحمل کی دینگے داد
اول	۱۴۲	پھر سوے فلک دیکھہ کے شہ نے یہ سنایا		بندے کو گواہی تری کافی ہے خدایا
اول	۲۰۱	دریا کی سمت شہ نے کہا دیکھکر پکار		عباس آؤ اپنے اخی کو کرو سوار
اول	۹۳	یہ کہہ کے ہوئے چرخ پہ مائل شہ ابرار		ظاہر رخ شہ پر ہوئے الہام کے آثار
		چرخ پر مائل ہونا یعنی آسمان کیطرف متوجہ ہونا کہین دیکھا نہین اسکی سند چاہیے۔		
اول	۲۰۵	اور اقامت مین ہوا صرف امام ذیجاہ		جان احمد یہ گرے آنکے لاکھون گمراہ
اول	۸۲	رکن رکین عرش لیے فوج کا علم		کعبہ فلک پہ صرف طواف شہ امم
		اقامت اور طواف مین صرف ہونا کیا اسکی سند چاہیے۔		
اول	۱۰	طاقون مین شیشہ تخت پہ ساغر دھرے ہوئے		اور کشتیون مین خلعت پر زر دھرے ہوئے
		تخت پر ساغر کا رکھنا نیا دستور ہے گویا خاص ایجاد مرزا صاحب ہے۔		
دوم	۱۱	تھی اک تو ابن فاطمہؑ پر پیاس شتر شمار		اور دوسرے عزیزون کے غم سے جگر فگار
اول	۲۴۴	اک جان پاک جسکے خریدار تھے ہزار		اک حلق انکے واسطے یہ پیاس بے شمار
اول	۱۴۱	بہنون کو انکی انسے سوا ہوگا اضطراب		دل انکے لیے ہاتھہ مین بیحد و بیحساب
		پیاس بیشمار یعنی پیاس بیحد کے اور دل بیحد و بیحساب ہاتھہ مین لینا کسی فصیح کے		

جلد	صفحہ	مصرع	مصرع
		کلام مین دیکھا نہین اسکی سند چاہیے۔	
اول	۳۴۹	شوہر سے ہمیشہ یہ کیا کرتی تھی تقریر	لیتا ہوا رہیو خبر آمدِ شبیر
		لفظ ہوا کا دوسرے مصرع مین بالکل زائد ہے اور خواص کیا بلکہ عوام ایسے محل پر نہین بولتے اور اگر کہا جائے کہ ضرورت شعری سے لکھا گیا ہے تو شعر کہنا کیا ضرور ہے۔	
دوم	۱۴۲	شہ بولے ہان تو قاصدِ صغریٰ ہے انکھلا ورنہ حقیر مجھکو سمجھتے ہین اشقیا	یہ وجہ تھی جو تو مری تسلیم کو جھکا خنجر تیغ مجھ پہ ہاتھ کب کسیکا نہ یان اوٹھا
		کسی پر ہاتھ اوٹھانا خاص ضرب کے محل مین آیا ہے اور تسلیم کے واسطے نہین آیا چنانچہ مرزا صاحب نے خود بھی دوسری جگہہ لکھا ہے۔	
دوم	۳۶	دل دردرسید و نکا دکھانا نہین اچھا	سیّد پہ کبھی ہاتھ اوٹھانا نہین اچھا
		برخلاف اسکے فصحا کے کلام سے سند چاہیے۔	
دوم	۲۲	ہمسائیان کہتی تھین بیا کیسا ہے یہ حال	پوشاک جو میلی ہے تو اوٹھے ہوئے ہین بال
		حال بیا ہونا کسی کے محاورہ مین دیکھا سُنا نہین اسکی سند چاہیے۔	
اول	۲۸۹	قاتل کیطرف دیکھہ کے زینب نے سُنایا	گردون کی ستائی کو عبث تونے ستایا
		دوسرا مصرع حضرت زینب کا قول ہے اور اسمین لفظ گردون واقع ہے حالانکہ عورتون کے محاورہ مین کسی جگہہ پر یہ لفظ نہین آیا اور خوبی یہ ہے کہ جس لفظ کے ساتھہ اپنے ترکیب پائی ہے وہ خاص بول چال عورتون کی ہے حیرانی کی جگہہ ہے کہ اسکو اجتماع ضدین کہا جائے یا صنعت ملمع نام رکھا جائے غرض کہ معنون مین فتور نہین لیکن ترکیب الفاظ فصحا کی شان سے بعید ہے اگر قسمت کی ستائی لکھدیتے تو سب طرح مناسب تھا۔	
اول	۲۹۱	گلگونۂ خاکِ پاک ہے رضوان کیواسطے اکسیر ہے یہ عیسیٰ و لقمان کیواسطے	غازہ ہے غازیانِ خوش ایمان کیواسطے حورون نے بھی چنی ہے یہ افشان کیواسطے
		خاک کا چننا کسیکے محاورے مین دیکھا نہین یہ لفظ صرف برعایت افشان کے لایا گیا	

جلد	صفحہ			
		اسی سبب سے غلط ہوگیا البتہ کنکر پتھر کا چننا آیا ہے اور غازیان خوش ایمان کا لفظ بھی قابل دیکھنے کے ہے		
اول	۲۴۰	کیا جلد تر زمانہ ہوا انتقال کا		ہے ہے ابھی تو سن ہے کل اٹھارہ سال کا
		زمانہ ہونا بمعنی زمانہ آنے کے کہین دیکھا نہین اسکی سند چاہیے ۔		
اول	۲۰	اک لونڈی بام بام گئی تب وہ اک قدم		لا کر خبر یہ ہند سے بولی بچشم نم
		پہلے مصرع مین اک قدم کے کیا معنی اور وہ کا لفظ کیا ہے ۔		
اول	۲۴۹	کیا ہے یرقان زرد جو ہے روئے سیہ فام		لو آگے بڑھو آؤ یہ ہے وقت کا ہنگام
		اس شعر مین وقت کا ہنگام کے کیا معنی ۔		
اول	۲۶	دو چار گھڑی مین یہ ہوا بچون کا نقشہ		منہہ زرد دہن خشک زبان ہونٹون پیدا
		زبان ہونٹون پر پیدا ہونا کس کا محاورہ ہے پیاس کی حالت مین زبان کا ہونٹون پہ پیدا ہونا بمعنی زبان نکل پڑنے کے کہین دیکھا نہین اسکی سند چاہیے ۔		
اول	۲۴۲	تو کیا یہ فرشتے کا بھی تیرے نہین مقدور		سادات کے خیمہ کو جو تیرون سے کرے چور
		خیمہ کو تیرون سے چور کرنا نیا محاورہ ہے اسکی سند چاہیے ۔		
اول	۷	[illegible]		جاتی نہ سخت ہول دیا اس کلام نے
		ہول دینا نیا محاورہ ہے اسکی سند چاہیے ۔		
دوم	۲۴۲	مشاطہ جو یہ خوشخبری پائیگی امان		سنو باتین وہ سب شام کی سنے آئیگی امان
		لفظ وہ کو فصحائے لکھنؤ نے ترک کیا ہے اور وہ اور یہ نہ بولتے ہین نہ لکھتے ہین ۔		
اول	۴۴۵	کیا اک دل اک تن تھے دم جنگ وہ خوش ذات		اک چال تھے اک ڈھال تھے اک قول تھے اک بات
		توابع کا جدا ہونا جائز نہین پس چال ڈھال کو جدا کرنا غلط ہے ۔		
دوم	۳۷۶	ہل ہل گئے آواز سے جسکی در و دیوار		ہر کوچہ مین تشیع رقیابت تھا نمودار
		تشیع رنمودار ہونا کیسا محاورہ ہے اسکی سند چاہیے ۔		
اول	۴۶	وہ بولا ترے قتل سے ہاتھ آئیگا خلعت		حاکم سے مجھے دیویگا زر و مال نہایت

جلد	صفحہ	مصرع		مصرع
		نہایت یعنی کثیر کے نہین ہی البتہ ایسے محل پر نہ نہایت کہا جاتو بھی ایکطرح کے معنی نکلینگے اسکی سند چاہیے		
اول	۳۳۲	یہ سنکے چونکی اور ہلی سب سے یکدگر		پھر ہاتھون سے اندھیرے مین ڈھونڈھا او طرفہ [illegible]
		لفظ یکدگر وہان پر استعمال کیا جاتا ہی کہ دو ہی شخص باہم ایک کام مین متفق ہون یا بہت سے شخص بطرحیکہ ہون کہ ہر واحد ہر واحد سے ایک سروکار رکھتا ہو اور یہان پر فقط ایک حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا سب سے ملنے والی ہین اس جگہہ یکدیگر کا استعمال جائز نہوگا اور سلیقہ اسکے خلاف ثابت کرنا ہو سند لاوے۔		
اول	۳۲۰	پانی وہ کچھ کسی نے پیا اور نہ کچھ پیا		تقسیم اہلبیت مین کھانیکو پھر کیا
		اور نہ کچھ پیا کی عبارت اس محل پر سراسر محاورہ اردو کے خلاف ہی۔		
اول	۱۴۹	چلاکے فاطمہ کبھی کرتی تھی گر بکا		دیتا تھا تب یہ لاشۂ شبیر یون دعا
		دوسرے مصرع مین یہ لاشہ کہنا اور حرف اشارہ لانے سے کیا فائدہ اس شعر سے یہ کا لفظ یا یون کا لفظ نکالڈالنا چاہیے تب معنی درست ہوجاینگے۔		
اول	۱۲۱	دنیا مین اس طرح کے نہین موتی بے بہا		یہ رنگ ڈھنگ سنگ دیکھا تھا نہ سنا
		موتی کی نسبت لفظ سنگ کا استعمال نہین سنا البتہ دوسرے جواہرات مثل یاقوت زمرد وغیرہ کے ساتھ سنگ کا استعمال ہوتا ہی اسکی سند چاہیے۔		
اول	۴۱۵	جسدم مڑے نہ پشت پہ باقی رہا کوئی		جیسے پلٹ کے چوٹ کرے اژدہا کوئی
		اژدہا پلٹ کر چوٹ نہین کرتا بلکہ اژدہا سامنے سے بھی چوٹ نہین کرتا صرف جو چیز اوسکے روبرو ہوتی ہی اوسکو دم سے کھینچ لیتا ہی کیونکہ اژدہا بسبب گرانباری جثہ کے حرکت سے معذور رہتا ہی پس اژدہا کا پلٹ کے چوٹ کرنا مہمل ہی۔		
دوم	۳۳۲	آغاز کیا گریہ رسول دوسرا نے		اور وعظ بھی موقوف کی محبوب خدا نے
		لفظ وعظ محاورۂ اردو مین مذکر ہی مونث نہین اسکی سند چاہیے۔		
اول	۳۳۹	یہ کہنا سکینہ کا کہ سر شاہ کا اٹھا		سرپوش گرا طشت سے سر طشت سے [illegible]

صفحہ معراج سرشہ کو ہوئی اِک قدِ بالا — اگر دو سرشہ آن کے پھرنے لگی زہرا

ایک قدِ بالا کے معنی کچھ معلوم نہوئے اور نہ یہ کھلا کہ کسکا محاورہ ہی اور اس لفظ کی ترکیب کیا ہی اور لفظِ قد مین اضافت کیسی ہی۔

۹۷ کہتا ہی اِک مجاورِ فرزندِ مرتضائی
اِک شخص دفن صحنِ علمدار مین ہوا
شب کو بھی بار یاب مین ہوتا تھا بار ہا
اوس شب گیا جو روضہ مین تو دیکھتا ہون یا

آ کر گرا وہ شعلہ کہ شور و فغان اوٹھا
فانوسِ قبر جلنے لگی اور دھوان اوٹھا

مجاور فلان و یہان کہین سنا نہین البتہ مجاور کا لفظ روضہ یا قبر یا آستان وغیرہ کے ساتھہ مستعمل ہوتا ہی اور صحنِ علمدار کیا چیز ہی صحن کے لفظ کو اسطرح کسی شخص کیطرف منسوب ہوتے دیکھا نہین صحن کے لفظ کے ساتھہ مکان کا ذکر ضرور ہی اسکی سند چاہیے۔

۹۵ یہ قبلۂ دین ملک و مالکِ تسنیم
یہ فرقِ مبین مہبطِ حق افسرِ دیہیم
یہ صدر نشین ہفت فلک اِک قدِ تعظیم
یہ چشمِ یقین علمِ خدا جانِ تکریم

پیمائشِ پوشاکِ زمین ہاتھہ سے کب ہو
نہ درعۂ افلاک یہان ایک وجب ہو

اس بند کے شعر اول مین ایک قدِ تعظیم کی ترکیب و معنی کیا ہی اور کہان کا محاورہ ہی اور لفظِ قد مین اضافت کیسی ہی اور ٹیپ کے شعر کے معنی کیا ہین۔

۱۱ عاشورۂ حسینؑ کا ہی واقعہ شدید — سچ تو یہ ہی کہ پنجتن اوس مین ہوئے شہید

عاشورہ کا الف کیا ہوا اور الف کی جگہہ ہا کیونکر قائم ہو گئی اسکی سند چاہیے۔

اغلاطِ مرثیۂ میر انیس صاحب

۲۹۴ کچھہ بولو تو اے عاشقِ سلطانِ مدینہ
بتلاؤ بھتیجی کی تسلی کا قرینہ
چلاتی ہی ڈیوڑھی پہ [illegible] سکینہ
اس صدمہ سے دشوار [illegible]

جلد	صفحہ		
		جھپنا اور سلطان مدینہ کا قافیہ بسبب مضاف الیہ واقع ہونے لفظ مدینہ کے جائز نہین چنانچہ ذکر اسکا اوپر گذرا ہی۔	
اول	۱۰۶	صدقے اوس سینہ پہ ہین عاشقِ صفائی سینہ حق نما ہی تو جہان مین ہی یہی آئینہ	خاک وہ دل پہ جو اس سینے سے لگے کینہ اسکا عاشق ہو تو ہو وان کور کی آنکھین بینا
		اوسی طرح سے بینا اور عاشق صفائی سینہ کا قافیہ بھی جائز نہین۔	
اول	۲۱۱	ای نہرِ علقمہ مرا بچہ ہی سنے گناہ	ای دہر سنے وفا مرا بچہ ہی سنے گناہ
		اوسی طرح نہرِ علقمہ اور ہونا کا قافیہ بھی جائز نہین۔	
اول	۱۰۰	تھا یہ جھپرا ہوا عباس مرا شیہ جوان مین یہ کرتا تھا اشارہ کہ نہ ای بھائی جان	سینہ حر پہ تھا رکھے ہوئے نیزے کی سنان رحم لازم ہی ہمین ہم ہین امامِ دو جہان
اول	۱۸۰	عباس سے یہ کہنے لگے شاہِ دو جہان	تم جا کے اس عرب کو بلا لاؤ بھائی جان
اول	۲۸۵	گردن سے لپٹ کر جو وہ کہتی تھی چچا جان زانو پہ بٹھاتے جو اوسے سرورِ ذیشان	یہ کہتے تھے ہو تری آواز کے قربان مونھ چوٹ سے پاؤن پہ یہ لکھتے تھے اوس آن
		ان شعرون مین لفظ بھائی جان اور چچا جان کا بغیر اعلان نون کے آیا ہی حالانکہ یہ الفاظ کسی کی زبان پر بغیر اعلان نون کے آتے نہین اور اگر ان الفاظ کو با علان نون پڑھیے تو وہ کیا قافیہ ساتھ امامِ دو جہان و شاہِ دو جہان و سرورِ ذیشان کے درست ہوگا چنانچہ ذکر اسکا اوپر گذرا ہی	
اول	۲۱۲	لپٹون گلے سے مین پدرِ ناتوان کے	سینے سے تو سرک تو مرے بابا جان کے
		اعلان نونِ ناتوان بسبب مضاف الیہ واقع ہونیکے جائز نہین اس قافیہ غلط ہوگیا اور ذکر اسکا بھی اوپر گذرا ہی	
دوم	۸۱	تھی پشت تیغ اوٹی ہوئی مونچھون کے تھے بال	اور دیدہ بدین مین تھے جون ساغر خون لال
		اوسی طرح سے دیدہ بدین مین اعلانِ نون جائز نہین۔	
اول	۲۴۶	کہتے تھے نبی امتِ بدین نے مارا	ان باغیون نے لوٹ لیا باغ جہان کا
		اوسی طرح سے امتِ بدین مین بھی اعلانِ نون جائز نہین۔	

	[illegible]	گویا کہ تھا شبیہ الم سر بسر نشان		ڈوبا تھا خون سے پنجہ پہ نوطرز نشان
اس شعر میں سر بسر کا قافیہ اور آیا ہے یہ قافیہ غلط ہے کیونکہ اور بر وزن در آیا نہیں بلکہ بروزن طور آیا ہے اور اس لفظ کو کسی شاعر نے در کے ساتھ قافیہ کیا نہیں اسکی سند چاہیے				
اول	[illegible]	تھی ہی تھی کہ منکر بھی ہر اک تھا مقر اسکا		تھا کاٹ میان دو جہان شہرہ اسکا
اس شعر کے قافیہ مین توجیہ کا اختلاف ہے اور ذکر اسکا اوپر گذرا ہے				
اول	۸۳	سب بیبیان بچے لیے روتی تھین اے بلند تر		اک ایک کو اندیشہ ہے اک ایک کو ستمگر
		جو پوچھتا ہے وجہ تو کہتی ہین بصد یاس		لوگو ہے مجھے شبیر کے بچنے کی نہین آس
اول	۲۹۲	زینب نے کہا ساتھ لیے جاؤ مجھے بھی		اے قدوہ علمدار کی دکھلاؤ مجھے بھی
		چلاتی سکینہ وہین لیجاؤ مجھے بھی		دریا کی کدھر راہ ہے بتلاؤ مجھے بھی
اول	۳۰۷	یون کہنے لگی دوڑ کے فضہ جگر افگار		جاتے ہو کہان تیغ ہے مارے کوئی خونخوار
		چلاتی ہین مجبور ہی سے یا سید ابرار		تھمتی نہین اب تم سے سکینہ جگر افگار
اول	۳۱۹	وہ غم سے جو مضطر ہین تو گھبرائی ہون مین بھی		اکبر کے وہ عاشق ہین تو شیدائی ہون مین بھی
		وہ درد رسیدہ ہین تو گھبرائی ہوئی مین بھی		فرزند تو اونکا ہے مگر دائی ہون مین بھی
اول	۳۹۳	ناگاہ بڑھی فوج ہوا جنگ کا سامان		اور گھٹنے لگی طاقت جسم شہ مردان
		شہزادے پہ جب پڑنے لگا تیرون کا باران		تلوار علم کرکے کہا یا شہ مردان
ان شعرون مین قافیہ شاگان یعنی قافیہ مکرر آیا ہے اور مسدس مین قافیہ شایگان کا لانا جائز نہیں اسکا ذکر بھی اوپر گذرا ہے				
اول	۱۳۲	قاسم سے بھی لو ہمکو چھڑاتا ہے مقدر		رانڈ ہوتی ہے اک رات کی بیاہی دلہن گھر
اس شعر مین ہوتے کی ہا تقطیع مین گر جاتی ہے یہ جائز نہیں اسکا ذکر بھی اوپر گذرا ہے				
اول	۴۵	یہ کہکے بس عورات کے نے عریان کیے سر		جلدی سے اوتار اوتھین جھینے بھیجین پہ تھا
اس شعر مین عورات کا عین گر جاتا ہے یہ جائز نہین ذکر اسکا اوپر گذرا ہے				

جلد	صفحہ	مصرع اول		مصرع دوم
جلد اول	صفحہ ۳۰۰	یان تیغ جگر بند علی میان سے نکلی		کس برق سے کس برق ست کش اچھے
		تو ایسا کا جدا ہونا جائز نہین لیس برق تبرق کو جدا کرنا ناجائز اور غلط ہی۔		
اول	۲۴۸	جن جن کے پسر ہوگئے تھے دشت مین بیجان		اون سوگ نشینون سے یہ بولے شہ ذیشان
		سوگ نشین کا لفظ فارسی زبان مین نہین آیا اور اسکو ہندی بھی کہہ نہین سکتے کہ ترکیب اسکی فارسی ہی اور دونون لفظ بھی فارسی ہین اسکا ذکر بھی گذر چکا ہی۔		
اول	۲۵۳	مابین لی ساتھ برادر نہین جاتا		بھائی کو نی بھائی کے لیے مر نہین جاتا
		اس شعر مین مابین کے معنی صرف درمیان کے لیے گئے ہین یہ غلط ہی اسکا ذکر بھی گذر چکا ہی۔		
اول	۳۳۲	کھلتے ہوئے بن مین گل امید کو دیکھون		مسند پہ قران مہ و خورشید کو دیکھون
		قران مہ و خورشید منحوس ہی اسکا ذکر بھی آگے ہو چکا ہی۔		
اول	۲۲۹	چھیڑا فرس کو کہہ کے جو یا سید امم		طاؤس کی طرح سے اوڑا اسپ خوش قدم
اول	۱۰۷	کیا اوڑا از خوش کہ طاؤس لنبذ بازا اوڑا		دی پرندون نے یہ آواز کہ شہباز اوڑا
اول	۳۶۱	صرصر سے تند بوستے سبک وہوا سے تیز		چالاک فہم و فکر سے ذہن رسا سے تیز
		طاؤس و کبک نسر و عقاب و ہما سے تیز		جاسے زمین اوڑکے ہدہد شہپر سبا سے تیز
		دیباچہ تھا سعید تھا فیروز بخت تھا		
		رہوار کیا ہوا پہ سلیمان کا تخت تھا		
		شعر اول و دوم و چہارم مین گھوڑے ست طاؤس سے تشبیہ دی ہی حالانکہ طاؤس بلند پرواز نہین ہی اور پانچوین شعر مین گھوڑے کی تعریف مین دیباچہ سعید فیروز بخت لکھا ہی یہ جائز نہین یہ صفتین خاص ذوی العقول کے واسطے ہین اسکی سند چاہیے۔		
اول	۱۰۰	گھر پونہچا تو زعفر نے کہا تخت اوٹھاؤ		اب فرش کہان کا صف ماتم کو بچھاؤ
		صف کا ماتم کی طرف مضاف کرنا جائز نہین کہ صف بمعنی بوریا لفظ ہندی ہی جیسا کہ اسکا ذکر بھی آگے گذر چکا ہی۔		

جلد	صفحہ	مصرع اول		مصرع ثانی
اول		چھٹ جاتے ہین طائر بھی جو ہوتے ہین گرفتار		ماہی کے شکم مین رہے کب یونس دین دار
		حضرت یونس علیہ السلام کے وصف مین لفظ دین دار کا لانا عجیب ہے کہ یہ ایک ادنیٰ صفت ہے شعراے فصیح ایسے لفظ انبیا کی شان مین نہین لکھتے۔		
اول	۹۹	روتے ہوئے خیمہ سے جو ڈیوڑھی پہ گئے شاہ		فرزندون کو چلانے لگی زینب ذی جاہ
اول	۲۹۵	سنکر یہ سخن کہنے لگی زینب ذی جاہ		دلوا دے بہن بھائی کو مرنے کی رضا آہ
اول	۴۵۸	قطرہ کہان کہان صفت قلزم کرم		مور ضعیف و مدح سلیمان ذی حشم
اول	۱۳۳	مان ڈیوڑھی سے چلائی کہ اللہ نگہبان		کس شان سے گھوڑے پہ چڑھے قاسم ذی شان
اول	۴۴	آئے تو رخ اکبر ذی قدر کو دیکھون		شکل پسر نو دیکھ چکی بدر کو دیکھون
اول	۱۹۳	گردن سے لپٹی کہتی ہے بانوے نامدار		صدقہ مین تیرے اے مرے آقا کے راہوار
		ان شعرون مین ذی جاہ و ذی حشم و ذی شان و ذی قدر و نامدار کے لفظ محض حشو ہین اور ان الفاظ کا استعمال اسما کے ساتھ دیکھا ہے اعلام کے ساتھ دیکھا نہین ذکر اسکا بھی اوپر گذرا ہے		
اول	۵۸	تصویر سی بستر پہ کشیدہ تھی تن زار		باہین جو گلے مین تھین تو بند دیدۂ خونبار
		ثانی مصرع مین بند دیدہ کے لفظ سے ایک دال تقطیع مین گرتا ہے یہ درست نہین اگرچہ الفاظ مین مثل سپید دیو وغیرہ کے جو کہ قدما سے مسموع ہین دال کا گرنا جائز ہے بس۔		
اول	۲۱۸	ناگاہ بجا فوج عدو مین طبل جنگ		کھلنے لگے ہر صف مین علمہاے بے درنگ
		لفظ طبل لغت مین بسکون ثانی آیا ہے اس مصرع مین متحرک کس سند سے لکھا گیا معلوم نہین۔		
اول	۲۱۸	لشکر کے زرہ پوشون نے گھوڑون کے کسے تنگ		جا خالی نہ تھی فوج ستم مین کئی فرسنگ
		اس شعر مین جو گھوڑون کے کسے تنگ کا فقرہ واقع ہے یہ صریح محاورہ کے خلاف ہے البتہ گھوڑون کی باگین لین یا لگامین لین بولتے ہین یا گھوڑون پر تنگ کسا اور باندھا لکھا جاتا ہے۔		
اول	۴۵۵	بس اے انیس بس کہ دعا کا ہے یہ مقام		ہو مغفرت خلیق کی یا رب ذوالاکرام
		اس شعر مین ذوالاکرام کے کچھ معنی نہین معلوم ہوتے کیونکہ اکرام جمع کریم کی ہے نہ کہ کرم کی۔		

جلد	صفحہ			
اول	۱۹۹	دہوم ہم چاہنے والونکے لہو سے گہٹتے ہین		یہ گلا وہ ہی گلے جسکے یہ کٹتے ہین
		اس شعر مین آہ کا لفظ بصیغۂ جمع مستعمل ہوا ہی یہ کہان کا محاورہ ہی اسکی سند چاہیے۔		
اول	۵۸	یہ سُن کے ضعیفہ کا لگا کانپنے اندام		بولی یہ بھلا آئینگا ہی کونسا ہنگام ا
		خوف اور ہراس کی جگہہ اندام کانپنے لگے بصیغۂ جمع بولا جاتا ہی اور جہان اندام کا بافراد مذکور ہوتا ہی اوس سے اور ہی اندام مراد ہوتا ہی خصوصًا اس مقام مین اندام کا لانا نہایت نامناسب ونازیبا ہی۔		
اول	۱۴۱	تھا زیب زرہ گاؤسر اسطرح کا بکتر		خنجر نہ اثر جس پہ کرے اور نہ جمدھر
		گاؤسر کے کیا معنی لفظ گاؤسر زرہ کی صفت واقع ہوسکتا ہی نہ بکتر کی۔		
اول	۶۸	دستانونکو ہاتھ آئی عجب صحبت دلگیر		بوسہ جو لیا چرخ پہ پونہچا سر شمشیر
		دلگیر بمعنی دلپذیر اور دلپسند کے کہین نہین آیا بلکہ دلگیر کے معنی آزردہ اور ملول ہین۔		
اول	۱۹۰	نالان ہی تجہ سے ربع رسول فلک اساس		آ نا ابھی دل بنت کراہما ند اشناس
اول	۳۵۹	کپڑے تو یہ نہ پہنونگا مین ای فلک اساس		تازہ ابھی ہی ماتم عباس حق شناس
اول	۲۰۴	خادم بلالؓ و قنبر گردون اساس تھا		نعلین اسکے پاس عصا اوسکے پاس تھا
		فلک اساس اور گردون اساس کسی انسان کے وصف مین نہین آیا ایوان اور دیوان اور بارگاہ اور آستان وغیرہ کے اوصاف مین آتا ہی اسکی سند چاہیے۔		
اول	۱۹۸	خیر اب کچھ آرزو نہین اس آب زشت کی		لہرا رہی ہین سامنے نہرین بہشت کی
		آب کا وصف زشت کسی فصیح کے کلام مین نہین آیا اسکی سند چاہیے۔		
اول	۱۱	شادی ہو کہ اندوہ ہو آرام ہو یا جور		دنیا مین گذر جاتی ہی انسان کی ہر طور
		آرام کے مقابل مین جور کسی کے کلام مین نہین آیا اور نہ اسجگہہ مناسبت خاص ہی بلکہ مصرع مین منظور امور متضادہ کا بیان کرنا ہی لہذا یہان تکلیف کے معنی مین کوئی کلمہ ہونا چاہیے۔		

اول	صفحہ	اوترا یہ سخن مُس کے وہ کونین کا عالی		خاتم سے نگین گر گیا زین ہو گیا خالی
		کونین کا عالی محاورہ مین آیا نہین اسکی سند چاہیے۔		
اول	۵۳	دنیا مین سدا عبرت و اندیشہ کی جا ہے		یان کیسا مقام اُٹھ یہ پھر کوچ لگا ہے
		مصرع اول مین حرف ظرفیت سے معنے مین زائد ہے اور اس لفظ کا اسطرح پر لانا جائز نہین		
اول	۱۴۳	بچھی تھی ایک نور کی چادر جو دور دور		ہنستا تھا کہکشان پہ یہ جادہ کو تھا غرور
		پہلے مصرع مین لفظِ ایک اور لفظِ دور دور دونون حشو ہین ان لفظون مین نہ کچھ حسنِ عبارت ہے نہ لطفِ معنی بلکہ جب ایک چادر کہا گیا ہے تو لفظ دور دور جو بہ تکرار واقع ہوا ہے مہمل ہو جاتا ہے		
اول	۲۵۴	رنگِ تیغ کتنا عرب ہو گیا فق سے		اِک ضرب مین باطل کو جدا کر دیا حق سے
		رنگ فق سے ہو گیا محاورہ عوام کا ہے۔		
اول	۲۲۵	آمادۂ نبرد تھی دو دونون طرف سے تیغ		نرغہ مین بیقرار تھا شاہِ زنان کا تیغ
		شاہِ زنان کا لفظ زبان فارسی مین آیا نہین پس غلط ہے شاید میر صاحب نے شاہِ مردان پر قیاس کر کے لکھا ہے حالانکہ وہان مردھن کے معنی مطلق رجال کے نہین بلکہ مردان سے مراد مردانِ خدا و جوانمرد و اصحابِ آداب فاضلہ ہین یا سیدۃ النسا کا ترجمہ کیا ہے۔		
اول	۲	شرمندہ زمانہ سے گئے وائل و سحبان		قاصر ہین سخن سنج و سخن فہم و سخن دان
		سحبان کی فصاحت البتہ مشہور ہے وائل کی فصاحت کہین سے ثابت نہین وائل ایک شخص کا نام ہے اوسکی طرف قبیلۂ بنو وائل منسوب ہے اور سحبان اوسی قبیلے سے تھا۔		
اول	۲۸	تھا پیچ مین اون لاشون کے اک لاشۂ بے سر		گردن پہ نمایان کئی جا لگھہ خطِ خنجر
		جا لگھہ کا لفظ مدتون سے متروک ہے۔		
اول	۱۴	کچھ بڑھ کے پھرے جانبِ قتالۂ شبیر		اُن کی طرف دوش پہ گردن انور
		بے پر کے کیا نفی کیا لفظ اس شعر مین حشو سے بھی بدتر ہے اسکا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔		

تمت

تاریخِ ترتیبِ انتخابِ نقص ترا ویدہ خامۂ بلاغت ختامہ مزاج دانِ سخن عزیزی سید محمود متخلص بہ آزاد رئیس نامیؔ ڈھاکہ شاگردِ حافظ اکرام احمد ضیغم

آج اے حضرتِ نساخ زمانے مین نہین
ماہرِ فنِ سخن آپ سا کوئی والا شا
ذہنِ عالی نہو کیون نبض شناسِ گفتار
کہ فنِ نظم مین ہین آپ حکیم الحکما
سقمِ اشعار کو صحت سے مبدل کر دے
تیری اصلاح کا اک نسخۂ اعجاز نما
حافظِ صحتِ اشعار ہی تحقیق تری
تقویت بخش ہی تحقیق کا ہر شعر ترا
تیری تحقیق پہ اشعار کو ہی سو سو ناز
تیرے اشعار پہ تحقیق ہی سو جان سے فدا
مرثیہ گو جو ہو گذرے ہین دبیر اور انیس
اونکے شعرون مین بہت سقم جو تونے دیکھا
اسلیے تو نے بخوفِ ضررِ صحتِ عام
عقل اور علم سے اک ایک کو تشخیص کیا
حفظِ صحت کے لیے عام کے بعدِ تشخیص
وہ لکھا نسخہ کہ دستورِ عمل ہو گیا
ایسا نسخہ کہ ہی قانونِ علاجِ افکار
ایسا نسخہ کہ ہی جان داروے طبعِ شعرا
کیا کریگا کوئی اس نسخہ کی تردید بھلا
کہین ٹلتا بھی ہی ہوتا ہی جو قسمت کا لکھا
چونکہ تحقیق سے معمور ہی ہمنے آزاد
سال اس نسخہ کا تحقیق نکوتر لکھا
١٢٩٤ھ

رخیتہ قلم فصاحت رقم سید وارث علی صاحب متخلص بہ سیفی باشندۂ فرخ آباد شاگردِ شیخ امام بخش صاحب ناسخ

بذرہ کی ہے دھن اے جناب نساخ
مینے یہ رسالہ غور کرکے دیکھا
کچھ اس مین نہین ذرا تعسف کو دخل
اور کوئی نہین ہی اعتراضِ بیجا
چشمِ انصاف سے جو دیکھے گا اسے
وہ بھی کہے گا یہی کہ جو مینے کہا
لازم نہین اسمین کچھ شکایت نہ ملال
یعنی کہ بشر سے ہو ہی جاتی ہی خطا
سیفی نے کہا یہ اسکا سال تاریخ
واللہ تمام راست ہی جو لکھا
١٢٩٤ھ

چکیدۂ کلکِ گہرپاش شیخ وزیر علی صاحب متخلص بہ مسلسل باشندہ مونگیر شاگرد مؤلف

یہ رسالہ ہے مسلسل ایسا — جانِ تحقیق کی ہے جس پہ فدا
فکر سے پوچھا جو سالِ تاریخ — طالعِ روشنِ تحقیق کہا
۱۲۹۶ف

رقمزدۂ خامۂ گہرریز منشی وارث علی صاحب متخلص بہ غنی باشندہ مانک گنج ضلع ڈھاکہ شاگرد مؤلف

یہ رسالہ نہیں گویا کہ یہ ہے — جلوۂ شعلۂ طور تحقیق
اسکی تاریخ کی تو فکر نہ کر — کہہ ضیا ہے شعور تحقیق
۱۲۹۶

چکیدۂ قلمِ گہربار منشی ذات حسین صاحب متخلص بہ فہمی انسپکٹر سکولہائے جموی متعلق ضلعِ مونگیر باشندہ بہار شاگرد مؤلف

لکھا استاد نے ایسا رسالہ — کہ جس سے بڑھ گئی توقیر تحقیق
ہوئی جو مجھکو فکرِ سالِ فصلی — کہا دل نے مرے تنویر تحقیق
۱۲۸۶ف

تراویدۂ کلکِ گہرفشان مولوی سید عصمت صاحب متخلص بہ انجم باشندہ کلکتہ شاگرد مؤلف

رسالہ حضرتِ استاد نے جو لکھا ہے — یقین جانیے ہے مہر آسمان تحقیق
جو پوچھی باغ مین تاریخ اسکی اے غنچے — تو قمریون نے کہا سروِ گلستان تحقیق
۱۲۹۶ف

از مؤلف مدظلہ

ہو گیا انتخاب نقش فضل بہ نہایت اتمام — [illegible]
مجھکو جو سالِ عیسوی کی ہوئی [illegible] — ہاتفِ غیب نے کہا مطلعِ نور [illegible]

ایضاً

رسالہ خوب ہی لکھا ہے انتخاب نقص
اسی کو کہتے ہیں نساخ غایت تحقیق
خیال مجھکو جو تاریخ کا ہوا ناگاہ
کہا سروش نے نور ہدایت تحقیق

ایضاً

کیا خوب ہوا اس سے ظہور تحقیق
گویا کہ رسالہ ہے یہ طور تحقیق
تھی اسکی جو تاریخ کی نساخ تلاش
ہاتف نے کہا کہ شمع نور تحقیق

خاتمۃ الطبع

ایزد را سپاس کہ این رسالہ اعتراضات بر کلام میرزا دبیر و میر انیس مرثیہ گویان موسوم باسم تاریخی انتخاب نقص کہ بلا تعسف و عناد نفس برای انتباہ معتقدین بی مثالی این حضرات از طبع وقاد و ذہن نقاد جناب والا القاب مولوی محمد عبد الغفور خان صاحب بہادر المتخلص بہ نساخ ڈپٹی کلکٹر و ڈپٹی مجسٹریٹ ضلع ڈھاکہ زیب تالیف یافتہ تر صد از بزرگانیکہ طبع شریف شان مملو از انصاف و خالی از اعتساف بودہ است آنست کہ معمول بامری دیگر نخواہند فرمود باد اخر ماہ محرم محترم سنہ ۱۲۹۶ ہجری باہتمام امیدوار رحمت یزدان عاجز محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان غفر لہما اللہ السبحان در مطبع نظامی واقع کانپور محلہ اختتام و پیرایہ اتمام پوشید فقط

وجہ ختم بر خاتمہ

برای سند ذہنی کہ این کتاب لاجواب مطبوع مطبع نظامی مست لہذا مہر و دستخط مہتمم آن بر ختم افزودہ شد فقط

محمد روشن خان حنفی سنہ
محمد عبد الرحمن بن حاجی

[illegible]